پولٹری فارم کی مرغیوں پر زکوٰۃ کا حکم

ریفرنس نمبر:Gul 2050

تاریخ:14-11-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ

(1) بعض لوگ اس نیت سے مرغیاں خریدتے ہیں کہ ان کو پال کر بڑا کرکے بیچ دیں گے۔

(2) بعض لوگ اس نیت سے مرغیاں خریدتے ہیں کہ ان کی پرورش کرکے ان سے انڈے حاصل کریں گے اور ان کے انڈے بیچیں گے، مرغیاں بیچنا مقصود نہیں ہوتا۔

ان دونوں صورتوں میں مرغیاں خریدنے والے شخص کے لیے زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ کار کیا ہوگا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

(1) پوچھی گئی صورت میں یہ مرغیاں مالِ زکوٰۃ میں شامل ہوں گی، لہذا اگر یہ تنہا نصاب کو پہنچ جاتی ہیں یا دیگر اموالِ زکوٰۃ (سونا، چاندی، مالِ تجارت، پرائز بانڈز اور کسی بھی ملک کی کرنسی) کے ساتھ مل کر نصاب کو پہنچ جاتی ہیں اور دیگر شرائط بھی پائی جائیں، تو اب ان پر زکوٰۃ لازم ہوگی۔ نصاب سے مراد ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کے مساوی کوئی مال مثلاً رقم وغیرہ ہے۔

جانوروں میں بھی اگر خریدتے وقت تجارت کی نیت کی جائے، تو اب ان پر زکوٰۃ لازم ہوگی جو مالِ تجارت کے اصولوں کے مطابق ادا کی جائے گی۔ جیسا کہ درمختار میں ہے: "ولو للتجارۃ ففیھا زکاۃ التجارۃ" یعنی جانور اگر تجارت کے لیے رکھے ہوں، تو ان میں مالِ تجارت کی زکوٰۃ لازم ہوگی۔ (الدرالمختار متن ردالمحتار، جلد3، صفحہ234، مطبوعہ کوئٹہ)

تجارت کے لیے رکھے گئے جانوروں کی زکوٰۃ کا حکم بیان کرتے ہوئے بہارِ شریعت میں ہے: "اگر تجارت کا جانور چرائی پر ہے، تو یہ بھی سائمہ نہیں، بلکہ اس کی زکوٰۃ قیمت لگا کر ادا کی جائے گی۔" (بہارشریعت، جلد1، حصہ5، صفحہ892، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

تجارت کے لیے رکھے گئے جانوروں کی زکوٰۃ کا حکم بیان کرتے ہوئے فتاوی اہلسنت میں ہے: "ان جانوروں پر بھی زکوٰۃ واجب ہے، لیکن چونکہ یہ جانور سائمہ نہیں، بلکہ مالِ تجارت ہیں، لہذا ان جانوروں کی قیمت لگا کر اس قیمت کا ڈھائی فیصد زکوٰۃ میں دیا جائے گا۔" (فتاوی اہلسنت، کتاب الزکوٰۃ، صفحہ570، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مال تجارت پر بھی زکوٰۃ لازم ہوتی ہے۔ جیسا کہ تحفۃ الفقہاء میں ہے:"کل ما کان من اموال التجارۃ کائنا ما کان من العرض والعقار والمکیل والموزون وغیرھا تجب فیہ الزکوٰۃ اذا بلغ نصاب الذھب او الفضۃ وحال علیہ الحول" یعنی ہر وہ چیز جو مال تجارت ہو، چاہے وہ سامان کی شکل میں ہو، زمین یا مکیلی و موزونی اشیا کی صورت میں ہو، اس پر زکوٰۃ لازم ہوتی ہے، جب اس کی قیمت سونے یا چاندی کے نصاب تک پہنچ جائے اور اس پر سال بھی گزر جائے۔

(تحفۃ الفقھاء، جلد1، صفحہ271، بیروت)

مال تجارت کے لیے ضروری ہے کہ خریدتے وقت ہی تجارت کی نیت کی جائے۔ جیسا کہ در مختار میں ہے:"(ما اشتراہ لھا) ای للتجارۃ (کان لھا) لمقارنۃ النیۃ لعقد التجارۃ" یعنی اگر کسی نے تجارت کے لیے کوئی چیز خریدی، تو وہ تجارت کے لیے ہی ہو گی۔ کیونکہ اس کی نیت، تجارت کے عقد سے ملی ہوئی ہے۔ (الدر المختار متن رد المحتار، جلد3، صفحہ229، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی اہلسنت میں ہے:"کسی چیز کے مال تجارت بننے کے لیے ضروری ہے کہ اس کو خریدتے وقت تجارت کی نیت کی جائے۔

(فتاوی اھلسنت، کتاب الزکوٰۃ، صفحہ126، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی اہلسنت میں ہے:"مال تجارت اس مال کو کہتے ہیں، جو بیچنے یا دکانداری کرنے کے لیے لیا گیا ہو اور اس مال پر بھی زکوٰۃ ہوتی ہے، بشرطیکہ وہ مال تجارت خود بقدر نصاب ہو یا کسی اور مال زکوٰۃ کے ساتھ مل کر بقدر نصاب ہوا اور اس مال پر سال بھی گزر چکا ہو۔ (فتاوی اھلسنت، کتاب الزکوٰۃ، صفحہ324، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اگر مختلف قسم کے مال تجارت ہوں، تو ان کی قیمتوں کو آپس میں جمع کیا جائے گا۔ جیسا کہ فتاوی تاتار خانیہ میں ہے: "عروض التجارۃ وان اختلف اجناسھا یضم بعضھا الی البعض بالقیمۃ" یعنی مختلف قسم کے مال تجارت ہوں، تو ان سب کی قیمتوں کو جمع کیا جائے گا۔ (فتاوی تاتارخانیہ، جلد3، صفحہ159، ھند)

(2) اس صورت حال کے مطابق مرغیوں پر زکوٰۃ لازم نہیں ہو گی اور ان سے حاصل ہونے والے انڈوں پر بھی زکوٰۃ لازم نہیں ہو گی۔ کیونکہ یہ مال تجارت نہیں ہے کہ یہاں مرغیوں کو بیچنا مقصود نہیں ہے، اس لیے وہ مال تجارت نہیں اور انڈوں کو خریدا ہی نہیں گیا، اس لیے وہ بھی مال تجارت نہیں بنیں گے، کیونکہ مال تجارت کے لیے کسی چیز کو خریدنا ضروری ہے۔ البتہ ان انڈوں یا مرغیوں کو بیچنے کی صورت میں جو رقم حاصل ہو گی، وہ ضرور مال زکوٰۃ میں شامل ہو گی۔

عنایہ میں ہے:"الذی یدخل بغیر صنعہ لا یعتبر فیہ نیۃ التجارۃ مجردۃ بالاتفاق" یعنی جو چیز بغیر کسی عمل دخل

کے انسان کی ملکیت میں داخل ہو جائے، اس پر تجارت کی نیت کرنا بالاتفاق درست نہیں۔

(العنایہ ھامش فتح القدیر، جلد2، صفحہ178، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: "جس عقد میں تبادلہ ہی نہ ہو۔۔۔ یا تبادلہ ہو، مگر مال سے نہ ہو۔۔۔ ان دونوں قسم کے عقد کے ذریعے اگر کسی چیز کا مالک ہوا، تو اس میں تجارت کی نیت صحیح نہیں۔"

(ملتقط از بہار شریعت، جلد1، حصہ5، صفحہ883، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اسی طرح کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فتاوی اہلسنت میں ہے: "فارمنگ کے لیے خریدی گئی مرغیاں، ان سے حاصل ہونے والے انڈے اور چوزے مال تجارت نہیں، لہذا ان پر زکوۃ نہیں۔"

(فتاوی اہلسنت، کتاب الزکوۃ، صفحہ583، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی اہلسنت میں ہے: "زکوۃ چھ چیزوں پر فرض ہے یعنی نصاب کا اعتبار کرنے میں ان چھ چیزوں کو ہی دیکھیں گے۔ سونا، چاندی، مال تجارت، کسی بھی ملک کی کرنسی، پرائز بانڈ اور چرائی کے جانور۔"

(فتاوی اہلسنت، کتاب الزکوۃ، صفحہ321، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

27 ربیع الاول 1442ھ/14 نومبر 2020ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے